افاداتِ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

"ہمارے" کا لفظ کاٹ دو کہ اس سے تکبر کی بو آتی ہے

حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ العالی کا قاصد پہنچا کر حضرت مدظلہٗ بلاتے ہیں۔ حاضرِ خدمت ہوا تو آپ نے مدینہ منورہ میں مولانا سعید احمد خان، مولانا ارشد مدنی، مولانا محمد شمیم صاحب، مولانا عبدالحق اور مولانا شیر علی شاہ صاحب مدظلہم کے نام ضروری خطوط لکھوائے۔ میں نے بعض خطوط میں مکتوب الیہم کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کی جانب سے "ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے . . . . . " لکھا تھا۔ آپ نے سنا تو ارشاد فرمایا :۔

"ہمارے کا لفظ متکلم مع الغیر کا صیغہ ہے، اس سے انانیت اور تکبر کی بو آتی ہے، اس لفظ کو کاٹ دو" دارالعلوم ہمارا نہیں، ہم دارالعلوم کے ہیں، دارالعلوم کو ہم سے نہیں، ہم کو دارالعلوم سے خدمت کی نسبت ہے، لہٰذا اسے کاٹ دو اور صرف "دارالعلوم حقانیہ" باقی رہنے دو اور پھر ارشاد فرمایا۔

یہ سب حضرات مقدس مقامات اور متبرک حالات میں رہتے ہیں، میرے لئے ان سے دعا کی درخواست بھی لکھ دو ـــــ اور یہ بھی لکھ دو کہ جب روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری ہو تو میری طرف سے بھی صلوٰۃ وسلام عرض کر دینا، شاید کہ یہ نجات کا ذریعہ بن جائے۔

کثرتِ ذکر اور حلِ مشکلات کا وظیفہ

بعض مہمانوں نے واپس جانے کی اجازت چاہی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ نے بڑی تاکید سے فرمایا :۔

"کثرت سے ذکر اللہ میں مشغول رہیں، روزانہ کم از کم ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے رہیں اور ۵۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، ہو سکے تو دن میں کسی وقت ۱۹ مرتبہ یا حیّ یا قیوم پڑھ لیا کریں ایک قول یہ ہے کہ یہ اسم اعظم ہے۔ پھر مہمانوں کے لئے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ دورانِ دعا ایک صاحب نے عرض کی، حضرت مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوں۔ ارشاد فرمایا :۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، لا ملجاء ولا منجاء من اللہ الا اللہ کا وظیفہ جاری رکھیں، اللہ پاک آپ کا حامی و ناصر ہوگا۔

ما با تو استم ر تو با ما نیستی !! حسب معمول عصر کو حاضر خدمت ہوا، ایک تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی، انہوں نے دعا کی درخواست کی۔ اس سے قبل مولانا دوست محمد حقانی فاضل دارالعلوم حقانیہ نے اپنا ایک خواب حضرت اقدس کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ رات کو میں نے اللہ رب العزت کو خواب میں دیکھا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دوزانو بیٹھا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا:۔

یہ آپ کی عبادت، تضرع اور خدا کے ہاں آپ کی عاجزی اور خلوص کا ثمرہ ہے۔ ادخلوها بسلام آمنین۔ یہ اللہ رب العزت خواب میں آپ کو اپنے طرف خاص محبت کے انداز سے بلا رہے ہیں یہ خالص خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے، یہ بہت بڑی خوش نصیبی ہے۔

مولانا دوست محمد حقانی نے عرض کیا، خواب میں اللہ رب العزت کو یہ فرماتے ہوئے بھی سُنا "ما با تو استم ر تو با ما نیستی"۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ بڑے خوش قسمت ہو۔ اللہ آپ کی یا وری فرمائے گا، خدا تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیگا۔

امت کی فضیلت کا راز: تبلیغی جماعت اجتماع پر جا رہی تھی، جناب حاجی فردوس خان بھی ان میں تشریف لائے تھے۔ یہ حضرت کے قریبی احباب سے ہیں، حضرت نے ان کا بڑا اکرام فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

"اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس" تم خیر امت اور افضل امت ہو، خیر اور اشرف ہونے کا سبب پیسہ، دولت، سرمایہ داری، بنگلے اور دولت نہیں بلکہ وجہ یہ بتائی کہ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہو جیسے کہ اب یہ فریضہ تبلیغی جماعت انجام دے رہی ہے۔

دعوت و تبلیغ کی اہمیت و عظمت ارشاد فرمایا۔

احادیث میں تفصیل سے یہ واقعہ مذکور ہے کہ حضرت حمزہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں، ان کے قاتل وحشی ہیں جنہوں نے غزوہ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا، ناک، کان اور دیگر اعضائے رئیسہ کاٹ ڈالے تھے اور جگر نکال کر گلے کا ہار بنایا تھا ــــ پھر وہ مکہ چلا گیا، جب مکہ فتح ہوا تو بوجہ خوف کے وہاں سے بھاگ کر طائف چلا گیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ فرمایا ــــ تو طائف ایک مضبوط قلعہ تھا، اس کے اردگرد تمام علاقہ مسلمانوں کا تھا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا ــــ کہ جب چاروں طرف سے اسلامی

حکومت ہے، اس لئے ان کا محاصرہ ضروری نہیں، آخر یہ لوگ جائیں گے کدھر؟ اس لئے محاصرہ چھوڑ دیا۔

اہل طائف کو خیال ہوا کہ ہم مسلمانوں سے بچ کر کدھر بھی نہیں جا سکتے، اس لئے مسلمانوں کے ساتھ صلح کر لینی چاہیئے اور اسلام قبول کر لینا چاہیئے، لہذا انہوں نے قبول اسلام کے لئے ایک وفد تیار کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا —— اب قاتل وحشی کو جان کے لالے پڑ گئے کہ اس کے بعد کوئی بھی جائے پناہ نہیں، لہذا وہ بھی وہاں کے لوگوں کے مشورہ سے منہ چھپائے وفد کے ساتھ آ گئے۔ صحابہؓ نے دیکھا تو چاہا کہ اس کی گردن اتار دیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ ابرو کے منتظر تھے اور جب صراحتاً اس کی اجازت چاہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"اگر ساری دنیا کفار سے بھر جائے اور تلوار اٹھا کر تم سب کو قتل کر لو، جہاد کر لو تو بڑا جہاد ہے —— ثواب بھی ہے اور بڑا ثواب ہے —— لیکن اس کے مقابلہ میں تبلیغ اور دعوت و ترغیب سے ایک آدمی کو مسلمان بنا لو اور وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو اس کا ثواب ساری دنیا کے کافروں کے قتل کر دینے سے زیادہ ہے —— وحشی نے کلمہ پڑھ لیا تو جنتی ہوا، اس کے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ الاسلام یہدم ما کان قبلہ۔ میں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو مجھے یہ واقعہ یاد آ گیا اور یہ ان حضرات کے لئے بہت بڑی بشارت ہے۔

مخلصانہ عمل کی برکتیں! مجھے اپنے ایک بزرگ ساتھی نے بتایا کہ ہم چند رفقاء امریکہ میں ایک بس میں سوار جا رہے تھے کہ عصر کی نماز کا وقت آیا۔ ڈرائیور سے ہم نے کہا کہ نماز کے لئے روک دے، اس نے ہماری درخواست منظور کر لی، ہم تین ساتھی اترے اور نماز پڑھی۔ انگریز اور غیر مسلم بس کی ساری سواریاں ہمارا گھیرا کر کے ہمیں دیکھتی رہیں اور حیران ہو کر تکتے رہے، جب ہم فارغ ہوئے تو پوچھا یہ تم نے کیا کیا۔ ہم نے کہا یہ ہمارے خدا کا ایک حکم نماز ہے جو اس کی عبادت ہے، وہ ہماری نماز کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ بہرحال کہ اصل چیز خلوص اور عمل ہے۔

اس وقت تبلیغی عمل بڑا قابل قدر اور لائق تحسین ہے، جو بھی ایک بار اس عمل میں داخل ہوتا ہے وہ دین میں ہمہ تن منہمک ہو جاتا ہے اور اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو ایسے احسانات سے نوازے۔ آمین۔

۱۲ شعبان سنہ ۱۴۰۷ھ۔ احقر سفر کراچی و ملتان

امام اعظم ابوحنیفہ نے خلیفہ منصور کی پیشکش کو ٹھکرا دیا

سے واپسی کے بعد آج پہلی مرتبہ حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ــــ بڑے خوش ہوئے، کراچی کے دینی مدارس، علماء، طلباء اور اہل علم کے حالات دریافت فرمائے علمی ترقیوں، باہمی اتحاد، علماء کی مساعی اور خدمتِ دین کے کاموں کا تذکرہ سنا تو چہرے پر خوشی اور بشاشت کے آثار ہویدا ہوئے۔

اس موقعہ پر احقر نے اپنا تازہ رسالہ "امام اعظم ابوحنیفہ کا نظریہ انقلاب وسیاست" پیش کیا تو بڑی توجہ اور محبت سے اسے اپنے ہاتھوں میں لیا۔ بڑی محبت اور تجسس کی نظر سے دیکھتے رہے اور ضعفِ بصر کا عذر بھی کرتے رہے اور بار بار دعا فرماتے رہے کہ اللہ پاک اسے مقبولیت دے کہ لوگ ذوق شوق سے اس کا مطالعہ کریں، استفادہ کریں اور عمل کی توفیق ہو۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے امت کے لئے مقبول، بہتر اور مستجاب بنائے، مولانا عبدالحلیم دیروی نے اس موقعہ پر دریافت کیا کہ حضرت! یہ کیا وجہ تھی کہ خلیفہ منصور کی بار بار کی پیشکش کے باوجود ... امام اعظم ابوحنیفہ نے وزارت عدل اور عہدۂ قضا قبول نہیں کیا۔

ارشاد فرمایا! آپ خود عالم فاضل ہیں۔ اس موضوع پر مولوی عبدالقیوم حقانی نے اپنے رسالہ "امام اعظم ابوحنیفہ کا نظریۂ انقلاب سیاست" میں خوب خوب لکھ دیا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ اس زمانہ کے حالات وواقعات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کو اللہ نے زمانہ کے تقاضوں کو سمجھنے کی بصیرت عطا فرمائی تھی۔ بعد میں جو امام ابویوسف قاضی القضاۃ بنے یا بنائے گئے، اسی میں ۹۵ فی صد امام ابوحنیفہ کی حکمت عملی کو دخل تھا۔

جب دنیا سے نفرت ہو تو وہ قدم چومتی ہے

ارشاد فرمایا۔ حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند کے بانی ہیں۔ ایک دن مسجد چھتہ میں بیٹھے ہیں طلبہ کے ساتھ۔ ایک نواب صاحب دعا کیلئے آیا، پھر جاتے وقت خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اور کہا کہ یہ آپ کی ضروریات کے لئے ہیں فرمایا۔ مجھے ضرورت نہیں، کسی مصرفِ خیر میں خرچ کر دیجئے، فرمایا مجھے کیوں وکیل بناتے ہو، نیکی کا کام ہے، خود کرو اور لطیفۃً یہ بھی کہا کہ دیکھو اگر مجھ میں انفاق کی اہلیت ہوتی تو خدا مجھے دیدیتا، جب خدا نے تجھے دیا تو اب وسائط کیوں ڈھونڈتے ہو، جاؤ اپنی مرضی سے خرچ کردو، الغرض قبول نہ فرمایا۔ نواب صاحب رخصت ہوئے تو مسجد سے باہر جہاں حضرت مولانا کی جوتیاں تھیں تھیلی کو اس میں بھر دیا اور چلے گئے مولانا درس سے فارغ ہو کر جب جوتے پہننے لگے تو جوتیوں میں اشرفیاں بھری تھیں، طلبہ کو بلایا اور کہا کہ دنیا ایسی خبیث چیز ہے کہ تم پیچھے بھاگو تو یہ دور بھاگتی ہے

اور جب تم اس سے دور بھاگو تو وہ قدموں میں جوتوں میں آتی ہے، فاحشہ عورت کی طرح ہے۔

باہمی معاشرت کا پہلا سبق ارشاد فرمایا۔ دیکھئے، کھڑے بیٹھے ہر شخص کو سلام کہیں اس لئے کہ یہ تو ہمارا ایک دوسرے سے پہلا معاہدہ ہے کہ میری طرف سے مجلس میں آنے پر تمہارے لئے سلامتی ہے یعنی میں کوئی بدخواہ یا جاسوس یا مخبر نہیں ہوں، تمہارے خلاف شر وفساد نہیں کروں گا، تو یہ ایک معاہدہ اور حلف وفاداری ہوا اور اسلام نے باہمی معاشرت کا پہلا سبق کتنا عمدہ دیا کہ آتے ہی وہ اعلان کرتا ہے کہ میری طرف سے تمہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی، دو چار لمحے بیٹھنا بھی تمہاری خیر خواہی میں ہوگا، جاتے وقت پھر سلام کہتا ہے، گویا جو باتیں مجلس سے مخصوص تھیں، اس میں بد دیانتی نہ کرونگا، امانت مجلس کا لحاظ رکھونگا تو آتے جاتے وقت وعدہ کیا کہ مجھ سے غیبت، چغلی یا بدخواہی کی توقع نہ کرنا، سامنے بھی اور پیچھے بھی سلامتی ہے تم پر ___ تو سارے دنیا کے مذاہب اور معاشرتی تحریکیں ایک طرف اور اسلام کے امن وسلامتی کی رعایت کے قوانین اور آداب ایک طرف ___ ہاں سلام کے لئے بھی آداب ہیں، بعض اوقات اس سے مخصوص ہیں، خطبہ، اذان، نماز، تلاوت یا دوسری اہم عبادت میں مشغول ہو تو فارغ ہونے تک سلام نہ کہو، ہر چیز کا ایک موقعہ ہوتا ہے، مگر عام اوقات اور حالات میں بڑے چھوٹے پر سلام پھیلا دو۔